جب اجنبی مرد عورت کا مصافحہ کرنا قرآن وسنت کی رو سے جائز نہیں تو آج مسلمان اس رسم بد کو چھوڑنے کے لیئے کیوں تیار نہیں؟ اس محرم فعل کا ارتکاب کرتے ہوئے کیوں ضمیر پر بوجھ محسوس نہیں ہوتا؟ آخر کیوں مسلمانوں کو رسم ورواج کے حدود وقیود سے رہائی نہیں ملتی؟ کیوں عادت بد کے پنجرے سے نکلنا مشکل ہو رہا ہے؟ یہ سوالیہ نشانات اس وقت تک صفحۂ زندگی پر موجود رہیں گے جب تک ہمارا معاشرہ اس غلط رسم اور بری عادت سے پاک نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں قرآن وحدیث کو سمجھنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

جامعہ دارالعلوم بلتستان غواڑی

گوہر مقصود کا گنجینہ ہے یہ جامعہ
اور فلاحِ دو جہاں کا زینہ ہے یہ جامعہ
تاجِ سر، نورِ نظر، لختِ جگر، روحِ رواں
سچ کہوں تو جنبشِ ہر سینہ ہے یہ جامعہ
راحتِ روح و بدن، آسائشِ اہلِ وطن
علم کی معراج کا اک زینہ ہے یہ جامعہ
درد مندوں کے لیے تلبینہ☆ ہے دارالعلوم
نغمۂ عرفان کا سا زینہ ہے یہ جامعہ
درکشا ہے طالبانِ حق کا یہ دارالعلوم
میرے عابد☆ کو بسا دینا الٰہی اس کے پاس
جس کا اپنا خانہ دیرینہ ہے دارالعلوم

☆ تلبینہ: ایک مفید خوراک کو کہا جاتا ہے، جسے ستو، دیسی گھی اور کھجور سے تیار کیا جاتا ہے۔
☆ الشیخ سلیم اللہ عابد بن مولانا عبدالباقی خان فاضلِ مدینہ یونیورسٹی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شعائرِ اسلام کے خلاف دشمنان اسلام کی سازشیں

تحریر: سلیم اللہ عبدالباقی خان

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے ﴿**ان الدين عند الله الاسلام**﴾ [آلعمران/۱۹] "**اللہ رب العزت کے ہاں پسندیدہ اور مقبول دین اسلام ہے**"۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد اسلام کے علاوہ کسی بھی دین کی کوئی قدر و قیمت نہیں اور نہ ان ادیان کے پیروکاروں کو ان کی پیروی و پابندی کوئی فائدہ دے گی۔ اسلام کی یہی عالمگیریت و ہمہ گیری اسلام کا وجود اس کا ظہور اور ترقی و عروج ہمیشہ دشمنان اسلام کی آنکھوں میں کھٹکتا اور دلوں میں چبھتا رہا ہے۔

پوری دنیا کے تمام غیر مسلم آپس میں شدید نظریاتی اور عقائدی اختلافات کے باوجود اسلام کے مقابلے میں متفق و متحد رہے ہیں۔ "**الكفر ملة واحدة**" کے مصداق عالم کفر روز اول سے ہی آپس میں سر جوڑے ہوئے اسی سوچ میں غرق اور اسی منصوبے میں منہمک ہیں کہ دنیا سے اسلام کا خاتمہ کیسے کیا جائے۔ اسلام کی روز بروز بڑھتی ہوئی قوت و طاقت اور بلند ہوتی شان و شوکت انہیں ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ اسلام کے خلاف ان کی حاسدانہ و حاقدانہ فطرت اور مزاج ہی ہے جس کی وجہ سے دشمنان اسلام مختلف میدانوں میں اس کے خلاف سرگرم عمل ہیں۔ اسلام دشمن عناصر نے یوں تو اسلام کے خلاف ہر حربے کو آزمایا اور ہر وسیلے کو اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے استعمال کیا لیکن ان اسلام مخالف سرگرمیوں میں سب سے زیادہ کارگر اور خطرناک ہتھیار اسلامی شعائر کے خلاف جھوٹا اور زہریلا پروپیگنڈہ ہے جس کے ذریعے عالم کفر کمزور عقیدہ والے اسلام کی خوبیوں سے ناواقف مسلمانوں پر یہ باور کراتے ہیں کہ اسلام ایک فرسودہ نظام اور قدیم نظریات و افکار کا ملغوبہ ہے۔ جس میں عصر حاضر کی ضرورتوں اور تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کی صلاحیت نہیں۔ مختلف طریقوں اور متنوع اسالیب سے یہ بات ذہن نشین کرائی جاتی ہے کہ اسلامی احکامات کی پابندی کرنا' فرسودگی' رجعت پسندی اور قدامت پرستی کی دلیل ہے جبکہ ان اسلامی تعلیمات کی خلاف ورزی اور شعائر اسلام کو پائمال کرنا جدت پسندی' کشادہ دلی اور روشن خیالی کا نمایاں اظہار ہے۔ یہ دو دھاری خنجر اور یہ فکری وار زہر میں بجھی ہوئی تلوار سے زیادہ خطرناک اور گھائل کر دینے والی ہے جس سے مختلف اوقات میں ہزاروں کمزور عقیدہ مسلمان متاثر ہوتے رہے ہیں۔ شعائر اسلام اور اسلامی احکام و آداب کے خلاف دشمنان اسلام کے پروپیگنڈے کی یہ کوئی نئی ریت نہیں بلکہ یہ نسخہ بہت پہلے سے آزمایا جا رہا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دینی تعلیمات سے روشناس کرانا شروع کیا تو یہ کام یہود مدینہ کے لیے تشویش کا باعث بنا۔ ان کی نیندیں حرام ہوگئیں اور وہ انگاروں پر لوٹنے لگے کہ یہ نوزائیدہ دین اس قدر تیزی سے کیوں پھیل رہا ہے؟ چنانچہ انہوں نے دیگر طریقوں کے علاوہ مسلمانوں کو اسلام سے

متنفر کرنے کے لیے پروپیگنڈے کا محاذ کھول لیا اور حتی الامکان اسلام کو بدنما اور نفرت آمیز شکل میں پیش کرنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ چنانچہ مدینہ کے یہود و مشرکین' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ازراہ تمسخر کہا کرتے تھے کہ "قد علمکم نبیکم کل شئ حتی الخراءة"۔ قال : فقال :" أجل! لقد نهانا أن نستقبل القبلة لغائط أوبول أو أن نستنجي باليمين۔ أو أن نستنجي بأقل من ثلاثة أحجار أو أن نستنجي برجيع أو بعظم" (مسلم كتاب اطهارة باب الاستطابة۔ المجلد الثاني ۱۵۴/)

ذرا انداز پر غور فرمائیں گویا وہ دشمن اسلام' صحابی رسول ﷺ سے مخاطب ہو کر کہہ رہا ہے کہ تمہارا نبی پیشاب پاخانے کی باتیں کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں جانتا اور تم مسلمان اتنے جاہل اور گنوار ہیں کہ پیشاب کرنا بھی تمہیں سکھایا جاتا ہے۔ حقیقت میں یہ بھی اسلام کی خوبیوں میں سے ایک بڑی خوبی ہے اور زندگی کے ہر شعبے کے متعلق اسلام کے اہتمام کی دلیل ہے کہ اس نے اتنے چھوٹے چھوٹے مسائل میں بھی ہمیں اپنی رہنمائی سے محروم نہیں رکھا لیکن دشمنان دین نے باوجود دیگر مہذب الفاظ کے ہوتے ہوئے عمداً غیر مہذب اور نفرت آمیز لفظ استعمال کر کے اسلام سے نفرت دلانے اور اسلام کو ناپسندیدہ صورت میں پیش کرنے کی کوشش کی جس کا جواب اس صحابی (سلمان فارسی ؓ) نے غیرت ایمانی اور دینی حمس سے دے کر کافر کو چاروں شانے چت زمین پر گرایا اور اس کا منہ کالا کر دیا۔ نیز اپنے جواب میں اسلام کے اس حکم کی کئی ایک نمایاں خوبیاں گن ڈالیں۔ ہمیں قاعدہ ذہن نشین کرنا چاہئے کہ کسی بھی پروپیگنڈے اور سازش کا سامنا انتہائی جرأت' غیرت' بہادری اور اپنے نظریے پر اعتماد و اعتزاز سے کرنا چاہئے نہ کہ اغماض' تغافل' ضعف اور احساس کمتری سے۔

اہل اسلام کو آج بھی ایسے ہی پروپیگنڈے کا سامنا ہے:

"ما أشبه الليلة بالبارحة" آج بھی پوری دنیا اور ان کے وسائل اعلام و ذرائع ابلاغ مسلمانوں کے خلاف زہریلا پروپیگنڈہ کرنے میں مصروف ہیں۔ کہیں ان کو دین و عقیدے پر کاربند مسلمان بنیاد پرست' رجعت پسند' دہشت گرد اور فنڈامینٹل نظر آتا ہے تو کہیں اسلامی قانون و نظام اور حدود و تعزیرات میں انہیں وحشت' بربریت' دقیانوسیت اور ظلم و زیادتی نظر آتی ہے۔ حالانکہ اسلام کی ایک ایک حد' ایک ایک تعزیری سزا بالکل عین انصاف کے تقاضوں کے مطابق اور حقوق انسانی کے اصولوں پر مبنی ہے۔

اسلام کے انہی قوانین کی برکت ہے کہ جن ممالک میں یہ قواعد رائج ہیں اور شریعت کا سکہ چلتا ہے وہاں امن و آشتی' صلح و صفائی' اتفاق و اتحاد اور اقتصادی و معاشرتی خوش حالی نمایاں اور عام ہے۔ سعودی عرب کی مثال لیجئے جہاں قرآن و سنت کا نفاذ ہے۔ قاتل کو قصاصاً قتل کیا جاتا ہے۔ زانی کے لئے رجم (سنگساری) اور چور' اچکے' ڈاکوؤں کے لیے قطع ید اور قتل جیسی عبرتناک سزائیں مقرر ہیں تو وہاں عوام کے امن و سکون سے کھیلنے والوں اور ان کی جان و مال کے لیے خطرہ بننے والوں کی تعداد بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ اور یہ اسلام کے ان حدود و قیود کی پابندی اور شریعت پر عمل پیرا ہونے ہی کا نتیجہ ہے جن کو اللہ نے اسی لیے مقرر کیا تھا کہ انسانیت ایک نظام میں مربوط رہے اور ایک قاتل کو دار پر لٹکتا دیکھ کر ایسے ہزاروں لوگ سدھر